السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے اپنی عورت کو جس سے صحبت کر چکا تھا کسی وجہ سے ایک طلاق دے دیا اور طلاق دیے ہوئے۔ ڈیڑھ برس ہو چکے اور بعد طلاق دینے کے تین حیض بھی عورت کو آچکا اس صورت میں یہ طلاق بائن ہو گئی یا نہیں اور اب شوہر پر اس کا نان و نفقہ واجب ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں یہ طلاق بائن ہو گئی اور اب شوہر پر اس کا نان و نفقہ واجب نہیں ہے۔ ہدایہ (چھاپہ مصطفائی) میں ہے۔

"واذا طلق الرجل امراته طلاقا بائنا او رجعیا او وقعت الفرقة بینھما بغیر طلاق وھی حرة ممن تحیض فعدتھا ثلاثة اقراء"[1]

(جب اپنی بیوی کو طلاق بائن یا طلاق رجعی دے یا بغیر طلاق کے ان کے درمیان جدائی واقع ہو جائے اور وہ اس مرد جس سے وہ حیض والی ہوتی ہے آزاد ہو چکی ہو تو اس کی عدت تین حیض ہے)

صفحہ (423) میں ہے۔

"واذا طلق الرجل امراته فلھا النفقة والسکنیٰ فی عدتھا رجعیا کان او بائنا"[2]

جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو اس کی عدت کے دوران میں اسے نان و نفقہ اور سکنیٰ ملے گا خواہ طلاق رجعی ہو یا تو بائن) "ردالمختار" (2/726) میں ہے)

"تلزمہ النفقة حتی تحیض ثلاثا"

(اس کے تین حیض آنے تک اس کو نفقہ دینا واجب ہے) نیز "ردالمختار" (2/726) میں ہے۔ "النفقة تابعة للعدة"۔ (نفقہ عدت کے تابع ہے (یعنی عدت کے دوران میں عورت نفقے اور سکنے کی حق دار ہوگی)

---

[1] الھدایۃ (2/27)۔

[2] الھدایۃ (2/44)۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 548

محدث فتویٰ